غَیر زُبانیں کیوں

کینتھ ای ہیگن

جُملہ حقُوق بحق مُصنّف محفُوظ ہیں

نام کِتاب: غَیر زُبانیں کیوں

انگریزی نام: Why Tongues

مُصنّف: کینتھ ای ہیگن(Kenneth E. Hagin)

مُترجم: اِسٹیفن رضا

کمپوزنگ: سیمسن رضا

ایڈیٹنگ اینڈری کمپوزنگ: عمانوایل ہیرا

ناشر: الفا آؤٹ ریچ پبلشر

☆☆☆

(۱)

غَیر زُبانیں کیوں؟

مُصنّف:

کینتھ ای ہیگن

حِصّہ اوّل

رُوحُ القُدس کوحاصل کرنے کا طریقہ از روئے بائبل

عہدِ جدید کے اِیمانداروں کا رُوحُ القُدس سے معمُور ہونا آج ہمارے لِئے بھی ایک نمُونہ ہونا چاہئے۔ مَیں تجویز کرتاہُوں کہ رسُولوں کے اعمال کا جائزہ لیں اَور دیکھیں کہ اُنہوں نے یہ کام کیسے کِیا اَور ہم اُن کے نمُونہ کی پیروی کرتے ہُوئے رُوحُ القُدس سے معمُور ہونے میں لوگوں کی مدد کریں۔

اعمال کے کے پہلے باب میں، یِسُوع کے عالمِ بالا پر اُٹھائے جانے سے عین قبل، ہم اِس عظیم منظر کو دیکھتے ہیں:

اعمال ۱:۴۔۵

''اَور اُن سے مِل کر اُن کو حُکم دیا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کے پُورا ہونے کے منتظِر رہو جِس کا ذِکر تُم مُجھ سے سُن چُکے ہو۔ کیونکہ یُوحنّا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا مگر تُم تھوڑے دِنوں کے بعد رُوحُ القُدس سے بپتسمہ پاؤ گے۔''

اَور پھر پنتِکُست کے دِن یُوں ہُوا:

اعمال۲:۱۔۴ آیت

’’جب عیدِ پنتِکُست کا دِن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔ کہ یکا یک آسمان سے اَیسی آواز آئی جَیسے زور کی آندھی کا سنّاٹا ہوتا ہے اَور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گُونج گیا۔ اَور اُنہیں آگ کے شُعلہ کی سی پھٹتی ہُوئی زُبانیں دِکھائی دِیں اَور اُن میں سے ہر ایک پر آٹھہرِیں۔ اَور وہ سب رُوحُ القُدس سے بھر گئے اَور غَیر زُبانیں بولنے لگے جِس طرح رُوح نے اُنہیں بولنے کی طاقت بخشی۔‘‘

کئی سال پہلے جب مَیں نے ایک فرقہ کے پاسبان کے طور پر عہدِ جدید کا مُطالعہ شروع کِیا تو رُوحُ القُدس نے میرے دِل میں یہ بات ڈالی اَور مَیں پُورے طور پر اِس کا قائل بھی ہو گیا کہ اگر مُجھے بھی وہی رُوحُ القُدس مِلا ہے جو رسُولوں کو مِلا تھا تو پھر مُجھے بھی رُوحُ القُدس کی معمُوری کا وہی اِبتدائی نِشان مِلنا چاہیئے جو اُنھیں مِلا تھا۔۔ بائبل کا ثبُوت یعنی غَیر زُبانیں بولنا۔ اِس کے عِلاوہ میری کِسی چیز سے تسلی نہیں ہوتی تھی۔ غَیر زُبانیں بولنا رُوحُ القُدس نہیں۔ اَور نہ ہی رُوحُ القُدس غَیر زُبانیں بولنا ہے۔ مگر اِن دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

سامرِیہ کے اِیمانداروں کا رُوحُ القُدس سے معمُور ہونا

اعمال کی کِتاب میں مندرج واقعات کئی برسوں پر محیط ہیں۔ یومِ پنتِکُست کے آٹھ سال بعد ہم فِلپّس کو

دیکھتے ہیں کہ وہ اِنجیل کو لے کر سامرِیہ کے لوگوں تک جا پہنچتا ہے:

اعمال ۸:۵۔۸،۱۲

’’ اَور فِلپُّس شہر سامرِیہ میں جا کر لوگوں میں مسیح کی مُنادی کرنے لگا۔اَور جو معجزے فِلپُّس دِکھاتا تھا لوگوں نے اُنہیں سُن کر اَور دیکھ کر بالاِتّفاق اُس کی باتوں پر جی لگایا۔کیونکہ بُہتیرے لوگوں میں سے ناپاک رُوحیں بڑی آواز سے چِلاّ چِلاّ کر نِکل گئیں اَور بُہت سے مفلوج اَور لنگڑے اچّھے کِئے گئے۔اَور اُس شہر میں بڑی خُوشی ہُوئی۔

لیکن جب اُنہوں نے فِلپُّس کا یقین کِیا جو خُدا کی بادشاہی اَور یِسُوع مسیح کے نام کی خُوشخبری دیتا تھا تو سب لوگ خواہ مَرد خواہ عَورت بپتِسمہ لینے لگے۔‘‘

کِتابِ مُقدس کی اِن آیات کی مدد سے مَیں نے دیکھا کہ نجات پانے کے بعد ایک اَور تجربے میں سے گُزرنے کی ضرُورت ہوتی ہے یعنی رُوحُ القُدس کا حصُول۔مُجھے یہی سِکھایا گیا تھا کہ جِس وقت آپ نجات پاتے ہیں اُسی وقت رُوحُ القُدس بھی آپ کو مِل جاتا ہے جو ایک اِعتبار سے دُرست بھی ہے۔ مگر میرے فرقے نے یہی سِکھایا تھا کہ آپ کو رُوحُ القُدس کی تمام نعمتیں اَور برکتیں پہلے ہی حاصل ہو چُکی ہیں۔

یِسُوع نے فرمایا ’’تُم تمام دُنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے اِنجیل کی مُنادی کرو۔جو اِیمان لائے اَور بپتِسمہ لے وہ نجات پائے گا اَور جو اِیمان نہ لائے وہ مُجرم ٹھہرایا جائے گا‘‘ (مرقس ۱۶:۱۵۔۱۶)۔سامرِیہ کے سب رہنے والوں نے بھی اِیمان لا کر بپتِسمہ لِیا تھا (اعمال ۸:۱۲)۔کیا اُنہوں نے نجات پائی؟ یِسُوع کے مُطابق یقیناً اُنہوں نے نجات پائی۔

نئی پَیدائش کے عمل میں رُوحُ القُدس کا بھی اپنا ایک مخصُوص کِردار ہوتا ہے مگر اِسے رُوحُ القُدس کی معمُوری ہرگز نہیں کہا جا سکتا بلکہ اِسے نئے سِرے سے پیدا ہونا کہتے ہیں یعنی ہمیشہ کی زِندگی حاصل کرنا۔ نجات پانے کے بعد ایک اَور تجربہ ضرُوری ہوتا ہے جِسے رُوحُ القُدس کا حصُول یا معمُوری کہتے ہیں۔

جب یروشلیم میں رہنے والے اِیمانداروں نے سُنا کہ خُدا نے فِلپُّس کے وسیلہ سے سامِریہ میں کیسے کیسے عجیب کام کِئے ہیں تو اُنہوں نے پطرس اَور یوحنّا کو بھی وہاں بھیجا تا کہ وہ نومُرید اِیمانداروں پر ہاتھ رکھیں اَور وہ رُوحُ القُدس کی معمُوری کو حاصل کر سکیں۔

اعمال ۸:۱۴۔۱۷

’’جب رسُولوں نے جو یروشلیم میں تھے سُنا کہ سامِریوں نے خُدا کا کلام قبُول کر لیا تو پطرس اَور یُوحنّا کو اُن کے پاس بھیجا۔ اِنہوں نے جا کر اُن کیلئے دُعا کی کہ رُوحُ القُدس پائیں۔ کیونکہ وہ اُس وقت تک اُن میں سے کِسی پر نازِل نہ ہُوا تھا۔ اُنہوں نے صِرف خُداوند یِسُوع کے نام پر بپتِسمہ لِیا تھا۔ پِھر اِنہوں نے اُن پر ہاتھ رکھے اَور اُنہوں نے رُوحُ القُدس پایا۔‘‘

اب کچھ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ بائبل میں یہ کہیں نہیں لِکھا کہ اُن سامِریوں نے رُوحُ القُدس سے معمُور ہونے کے بعد غَیر زُبانیں بھی بولیں۔ مگر یہ بھی تو نہیں لِکھا کہ اُنہوں غَیر زُبانیں نہیں بولیں! کلیسیائی تاریخ کے طالبِ عِلم بخُوبی جانتے ہیں کہ آبائے اِبتدائی کلیسیا اِس بات پر مُتفِق ہیں کہ سامِریوں نے غَیر زُبانیں بولیں۔ اَور اِس اِقتباس سے بھی صاف پتہ چلتا ہے کہ اُنہوں نے غَیر زُبانیں بولیں کیونکہ:

اعمال ۸:۱۸۔۱۹

''جب شمعُون (جادُوگر، دیکھیں آیت ۹) نے دیکھا کہ رسُولوں کے ہاتھ رکھنے سے رُوحُ القُدس دِیا جاتا ہے تو اُن کے پاس رُوپے لاکر۔ کہا کہ مُجھے بھی یہ اِختیار دو کہ جِس پر ہاتھ رکھوں وہ رُوحُ القُدس پائے۔''

کلام فرماتا ہے کہ ''جب شمعُون نے دیکھا۔۔۔'' آپ رُوحُ القُدس کو دیکھ نہیں سکتے۔ وہ رُوح ہے اَور اُسے جِسمانی آنکھ سے دیکھا نہیں جاسکتا۔ اُس کی موجُودگی کا ضرُور کوئی ایسا نِشان ہوگا جِسے دیکھ شمعُون کو اندازہ ہُوا کہ رسُول جِس پر ہاتھ رکھتے ہیں وہ رُوحُ القُدس سے معمُور ہو جاتا یعنی کوئی ایسا ثبُوت جِسے شمعُون محسُوس کرسکتا تھا۔ تمام شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نِشان غَیر زُبانیں بولنا تھا۔

کُرنیلیُس کے گھرانے کا رُوحُ القُدس سے معمُور ہونا

یُومِ پِنتِکُست کے تقریباً دس سال بعد کلامِ مُقدس ہمیں بتاتا ہے کہ پطرس کُرنیلیُس کے گھر جاتا ہے تاکہ اُنھیں اِنجیل کا پیغام سُنائے۔

اعمال ۱۰:۴۴۔۴۶

''پطرس یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ رُوحُ القُدس اُن سب پر نازِل ہُوا جو کلام سُن رہے تھے۔ اَور پطرس کے ساتھ جِتنے مختُون اِیماندار آئے تھے وہ سب حیران ہُوئے کہ غَیر قوموں پر بھی رُوحُ القُدس کی بخشِش جاری ہُوئی۔ کیونکہ اُنہیں طرح طرح کی زُبانیں بولتے اَور خُدا کی تمجید کرتے سُنا۔''

اِس پُورے واقعے کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ کِس طرح ایک فرِشتہ کُرنیلِیُس پر ظاہر ہُوا اَور اُس سے کہا کہ فلاں شخص کے گھر آدمی بھیج کر وہاں سے شمعُون پطرس کو بُلوا لے ''وہ تجُھ سے ایسی باتیں کہے گا جِن سے تُو اَور تیرا سارا گھرانہ نجات پائیگا۔'' تب تک کُرنیلِیُس اَور اُس کے گھرانے میں کوئی فرد نجات یافتہ نہیں تھا۔ کوئی شخص اِنجیل کا پیغام سُنے بغیر نجات نہیں پا سکتا۔ اُنھیں یِسُوع کے بارے کچھ معلُوم نہیں تھا۔ چنانچہ پطرس نے اُنھیں کلام سُنایا۔ جب اُنہوں نے پطرس کے وسیلہ سے کلام سُنا تو اُن کے دِلوں میں اِیمان پیدا ہُوا اَور یوُں وہ سب نئے سِرے سے پیدا ہو گئے۔ پھر پطرس کی مُنادی کے دَوران ہی اُنہوں نے رُوحُ القُدس پایا اَور غیر زُبانیں بولنا شروع کر دِیں۔

غور کیجئے کہ یہ غیر زُبانوں کا نِشان ہی تھا جِسے دیکھ کر پطرس کے ساتھی اِس بات پر قائل ہُوئے کہ رُوحُ القُدس کی معمُوری غیر قوموں پر بھی جاری ہو چُکی ہے۔ یہ تمام یہُودی اِیماندار تھے جِنھوں نے رُوحُ القُدس کی بخشِش کے غیر قوموں پر جاری ہونے پر تعجب کِیا تھا۔

اِفُسس کے اِیمانداروں کا رُوحُ القُدس سے معمُور ہونا

پھر یوُمِ پِنتِکُست کے ۲۰ سال بعد، پولُس نے اِفُسس کی راہ لی۔ وہاں اُسکی مُلاقات چند اِیمانداروں سے ہُوئی جِنہیں اُس نے رُوحُ القُدس کی شخصیت سے مُتعارف کرایا۔

اعمال ۱۹:۱۔۳،۶

''اَور جب اُپلّوس کرنتھُس میں تھا تو ایسا ہُوا کہ پولُس اُوپر کے عِلاقہ سے گذر کر اِفُسس میں آیا اَور کئی شاگردوں کو دیکھ کر۔ اُن سے کہا کیا تُم نے اِیمان لاتے وقت رُوحُ القُدس پایا؟ اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ رُوحُ القُدس نازِل ہُوا ہے۔ اُس نے کہا پس

تُم نے کِس کا بپتسمہ لِیا؟ اُنہوں نے کہا یُوحنّا کا بپتِسمہ ۔۔۔

جب پولُس نے اُن پر ہاتھ رکھے تو رُوحُ القُدس اُن پر نازِل ہُوا اور طرح طرح کی زُبانیں بولنے اَور نبُوّت کرنے لگے۔"

جیسا کہ ہم مذکورہ بالا آیات میں دیکھ سکتے ہیں کہ اِفِسُس کے اِن سب اِیمانداروں نے رُوحُ القُدس کے بارے میں کبھی نہیں سُنا تھا۔لیکن جب پولُس نے اُن پر ہاتھ رکھے تو رُوحُ القُدس اُن پر نازِل ہُوا اَور اُنہوں نے غَیر زُبانیں بولیں، بِلا تردّد۔ بِلا تمجید، بِلا تاخیر اَور یُوں سب رُوحُ القُدس سے بھر گئے اَور غَیر زُبانیں بولنے لگے جیسے خُدا کے رُوح نے اُنھیں بولنے کی طاقت بخشی۔

پولُس کا رُوحُ القُدس سے معمُور ہونا

- پولُس جِس نے اِن لوگوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے، پہلے ساؤل ترسی کہلاتا تھا۔اُس کے رُوحُ القُدس کی معمُوری حاصل کرنے کا تجربہ اعمال کے نویں باب میں درج ہے۔

اعمال ۹:۱۰۔۱۲،۱۷

"دمشق میں حننیاہ نام ایک شاگرد تھا۔اُس سے خُداوند نے رویا میں کہا کہ اَے حننیاہ! اُس نے کہا اَے خُداوند مَیں حاظر ہُوں! خُداوند نے اُس سے کہا اُٹھ۔اُس کُوچہ میں جا جو سیدھا کہلاتا ہے اَور یہوداہ کے گھر میں ساؤل نام ترسی کو پُوچھ لے کیونکہ دیکھ وہ دُعا کر رہا ہے۔اَور اُس نے حننیاہ نام ایک آدمی اندر آتے اَور اپنے اُوپر ہاتھ رکھتے دیکھا ہے تاکہ پھر بینا ہو۔

پس حننیاہ جا کر اُس گھر میں داخل ہُوا اَور اپنے ہاتھ اُس پر رکھ کر کہا اے بھائی ساؤل! خُداوند یعنی یسُوع جو تُجھ پر اُس راہ میں جِس سے تُو آیا ظاہر ہُوا تھا اُسی نے مُجھے بھیجا ہے کہ تُو بینائی پائے اَور

رُوحُ القُدس سے بھر جائے۔‘‘

ساؤل نے فوراً رُوحُ القُدس پایا اور بعدازاں پولُس کہلایا۔ اُسے تھوڑی دیر بھی اِنتظار یا توقّف نہیں کرنا پڑا۔ اُسے فوراً رُوحُ القُدس مِل گیا۔

شاید کوئی اِعتراض اُٹھائے کہ ’’لیکن یہاں یہ نہیں لِکھا کہ اُس نے غَیر زُبانیں بھی بولیں۔‘‘ یہ دُرست ہے کہ یہاں خصُوصی طور پر ایسا کچھ نہیں لِکھا۔ مگر آگے چل کر وہ کہتا ہے کہ ’’مَیں خُدا کا شُکر کرتا ہوں کہ تُم سب سے زیادہ زُبانیں بولتا ہُوں‘‘ (اکرنتھیوں ۱۴:۱۸)۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس نے رُوحُ القُدس کو حاصل کرنے سے پہلے کبھی غَیر زُبانیں نہیں بولی تھیں۔ ہمارے لِئے یہ اندازہ لگانا قطعاً مشکل نہیں کہ اُس نے غَیر زُبانیں بولنا کب سے شروع کِیا۔ اُس نے بھی رُوحُ القُدس کو حاصل کرتے ہی غَیر زُبانیں بولنا شروع کر دِیں جیسے ہم سب باقی اِیمانداروں کے ساتھ بھی ہوتا ہے کیونکہ رُوحُ القُدس کی معمُوری اور غَیر زُبانیں لازِم وملزوم ہیں۔

دراصل، غَیر زُبانیں رُوحُ القُدس کی معمُوری کا اِبتدائی مافوق الفطرت نِشان یا ثبوت ہیں۔ تمام برکات کی یہی شروعات ہے۔ مَیں نے خُود اپنی زِندگی میں بھی اِس کا عملی تجربہ دیکھا ہے کہ مَیں غَیر زُبانوں میں جتنی زیادہ دُعا اور پرستش کرتا ہُوں، رُوحُ القُدس کی دُوسری نعمتیں اُتنی ہی میری زِندگی میں زیادہ ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ مَیں جتنی غَیر زُبانیں کم بولتا ہُوں نعمتوں کا ظہُور بھی اُتنا ہی کم ہو جاتا ہے۔ غَیر زُبانیں بولنا رُوحُ القُدس کی باقی نعمتوں میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔

☆☆☆

حِصّہ دوم

دس وجُوہات کہ کیوں ہر اِیماندار کو

غَیر زُبانیں بولنی چاہئیں

''اَور اِیمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔۔۔نئی نئی زُبانیں بولیں گے''
(مرقس ۱۶:۱۷)۔

پوُلس رسُول نے غَیر زُبانیں بولنے کے موضوع پر بہت کچھ لِکھا تھا۔اُس نے بظاہر جو مُنادی کی اُس پر عمل بھی کِیا۔کیونکہ اُس نے کہا تھا کہ ''مَیں خُدا کا شُکر کرتا ہوں کہ تُم سب سے زیادہ زُبانیں بولتا ہُوں'' (۱کرنتھیوں ۱۴:۱۸)۔خُدا کا شُکر ہو کہ مَیں بھی باقاعدگی کے ساتھ غَیر زُبانیں بولتاہُوں،اَور میری دُعا ہے کہ یہ برکت تمام اِیمانداروں پر بھی کثرت سے جاری ہو کیونکہ یہ ہماری روزمرہ زِندگی میں رُوحانی قوت کا حقیقی سرچشمہ ہے۔اِس کِتاب کے حِصّہ دوم کا مقصد اُن چند بڑی وجُوہات کو آپ کے گوش گُزار کرنا ہے کہ کیوں ہر مسیحی کو غَیر زُبانیں بولنی چاہئیں اَور پھر یہ بھی کہ اِس بھید کو سمجھنے میں اِیمانداروں کو مدد اَور رہنمائی فراہم کی جائے کہ رُوحُ القُدس کی اِس قُوت کو روزانہ کی بُنیاد پر بروئے کار لانے سے ہم مزید کِتنی رُوحانی برکات کو حاصل کر سکتے ہیں۔

پہلی وجہ۔زُبانیں اِبتدائی نِشان ہیں

اعمال ۲:۴

''اَور وہ سب رُوحُ القُدس سے بھر گئے اَور غَیر زُبانیں بولنے لگے جِس طرح رُوح نے اُنہیں

بولنے کی طاقت بخشی۔"

خُدا کا کلام سِکھاتا ہے کہ جب ہم رُوحُ القُدس سے معمُور ہوتے ہیں تو ہمیں رُوحُ القُدس کی طرف سے بولنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے جِس کے تحت ہم غیر زُبانیں بولتے ہیں۔ یہ رُوحُ القُدس کے بپتسمے کا اِبتدائی نِشان یا ثبُوت ہے۔ اِس لِئے ہم کہتے ہیں کہ لوگوں کو غیر زُبانیں بولنی چاہئیں جِس کی پہلی وجہ یہی ہے کہ یہ رُوحُ القُدس کی معمُوری کا ایک مافوق الفطرت ثبُوت ہیں۔

اعمال کے دسویں باب میں ہم پڑھتے ہیں کہ پطرس کی ہمراہی میں کُرنیلیُس کے گھر تشریف لانے والے یہُودی بھائیوں نے جب دیکھا کہ رُوحُ القُدس کی بخشِش غیر قوموں پر بھی جاری ہُوئی تو وہ حیران رہ گئے۔ اُن کا خیال تھا کہ یہ بخشِش صِرف یہُودیوں کیلئے ہے۔ اِن یہُودیوں کو کیسے پتہ چلا کہ کُرنیلیُس کے گھرانے کو رُوحُ القُدس کی معمُوری حاصل ہوچُکی ہے؟" کیونکہ اُنھیں طرح طرح کی زُبانیں بولتے اَور خُدا کی تمجید کرتے سُنا" (اعمال۱۰:۴۶)۔ غیر زُبانوں کا مافوق الفطرت نِشان دیکھ کر ہی اُنھیں معلُوم ہُوا کہ اُن کی طرح غیر قوموں پر بھی وہی نعمت جاری ہوچُکی ہے۔

دُوسری وجہ۔ زُبانیں رُوحانی ترقی کے لِئے ہیں

۱ کرنتھیوں۱۴:۴

"جو غیر زُبان میں باتیں کرتا ہے وہ اپنی ترقی کرتا ہے۔"

کُرنتھس کی کلیسیا کے نام اپنے خط میں پولُس رسُول وہاں کے اِیمانداروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہُوئے اُنھیں تاکید کرتا ہے کہ وہ غیر زُبانیں بولنے کی مشق کو رُوحانی ترقی کے ایک اہم ذریعے کے طور پر خُدا کی پرستِش اَور اپنی دُعائیہ زِندگیوں میں بھی ہمیشہ جاری رکھیں۔ یُونانی زُبان کے عُلماء ہمیں بتاتے

ہیں کہ لفظ ''ترقی'' کے لِئے یُونانی اِصطلاح کے لِئے ہماری جدید مُقامی زُبان میں مُتبادل لفظ ''بجلی بھرنا (charge)'' ہے جیسے کِسی بیٹری میں بجلی بھری جاتی ہے۔ چنانچہ اِس تناظر میں ہم آیت کا یوُں بھی ترجمہ کر سکتے ہیں کہ ''جو بیگانہ زُبان میں باتیں کرتا ہے وہ ایک بیٹری کی طرح اپنے رُوحُ القُدس کے مَسح کی بجلی کو بھرتا ہے۔'' غور کیجئے کہ یہاں پر کِسی ذہنی یا جِسمانی ترقی کی طرف اِشارہ نہیں بلکہ یہاں غَیر زُبانوں کو رُوحانی ترقی کے ایک مافوق الفطرت ذریعے کے طور پر پیش کِیا گیا ہے جو خُدا کے ہر فرزند کے لِئے ہے۔

اُکرنتھیوں ۱۴:۲

''کیونکہ جو بیگانہ زُبان میں باتیں کرتا ہے وہ آدمیوں سے نہیں بلکہ خُدا سے اِس لِئے کہ اُس کی کوئی نہیں سمجھتا حالانکہ وہ اپنی رُوح کے وسیلہ سے بھید کی باتیں کہتا ہے۔''

ویماؤتھ (Weymouth) ترجمے کے مُطابق یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ''وہ الٰہی بھیدوں کو بیان کرتا ہے۔'' غَیر زُبانوں کی صُورت میں خُدا نے کلیسیا کو اپنے ساتھ رابطے کا الٰہی اَور مافُوق الفطرت ذریعہ عطا کِیا ہے۔

اُکرنتھیوں ۱۴:۱۴

''اِس لِئے کہ اگر مَیں بیگانہ زُبان میں دُعا کرُوں تو میری رُوح تو دُعا کرتی ہے مگر میری عقل بیکار ہے۔''

غور کیجئے کہ یہاں لِکھا ہے، ''میری رُوح تو دُعا کرتی ہے۔'' ایمپلیفائیڈ ترجمے میں لِکھا ہے ''میری رُوح میرے اندر بسنے والے رُوحُ القُدس کے ذریعہ سے دُعا کرتی ہے۔''

خُدا رُوح ہے۔ جب ہم غَیر زُبانوں میں دُعا کرتے ہیں تو ہماری رُوح کا خُدا کے ساتھ ایک براہِ راست رابطہ قائم ہو جاتا ہے جو خُود بھی ایک رُوح ہے۔ یُوں ہم اُس کے ساتھ ایک الٰہی اَور مافوق الفطرت ذریعے سے گُفتگو کرتے ہیں۔

مَیں حَیران ہوتا ہُوں کہ کِتابِ مُقدس کی اِن خُوبصُورت اَور عام فہم آیات کی روشنی کے باوجُود لوگ نہ جانے کیسے سوال پوچھتے ہیں کہ ''غَیر زُبانیں بولنے کی کیا اہمیت ہے؟'' اگر خُدا کلام بیان کرتا ہے کہ بیگانہ زُبانیں خاص اہمیت رکھتی ہیں تو پھر یہ واقعی اہمیت کی حامل ہیں۔ اگر خُدا فرماتا ہے کہ اِن سے اِیمانداروں کی ترقی ہوتی ہے تو پھر واقعی ہوتی ہے۔ اگر خُدا فرماتا ہے کہ یہ اُس کے ساتھ رابطہ کاری کا ایک مافوق الفطرت ذریعہ ہے تو پھر یہ اُس کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کا ایک واقعی مافوق الفطرت ذریعہ ہے۔ اگر خُدا فرماتا ہے کہ ہر اِیماندار کو غَیر زُبانیں بولنا چاہئیں تو پھر ہر اِیماندار کو واقعی غَیر زُبانیں بولنا چاہئیں۔ یِسُوع نے ہرگز یہ نہیں کہا تھا کہ صرف چند لوگ غَیر زُبانیں بولیں گے۔ اُس کا اِرشادِ مُبارک ہے کہ ''اَور اِیمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہوں گے۔۔۔'' یہاں ''والوں'' کا مطلب ہے سب اِیمان لانے والے۔ اَور اُن نِشانات میں سے ایک نِشان یہ تھا کہ ''۔۔۔ وہ طرح طرح کی زُبانیں بولیں گے۔۔۔'' (مرقس ۱۶:۱۷)۔

تیسری وجہ۔ زُبانیں ہمیں رُوح کی باطنی حضُوری کی یاددہانی کراتی ہیں

یُوحنّا ۱۴:۱۶۔۱۷

اَور مَیں باپ سے درخواست کرُوں گا تو وہ تُمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تُمہارے ساتھ رہے۔ یعنی رُوحِ حق جِسے دُنیا حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ نہ اُسے دیکھتی اَور نہ جانتی ہے۔ تُم اُسے

جانتے ہو کیونکہ وہ تُمہارے ساتھ رہتا ہے اَور تُمہارے اندر ہو گا۔"

اِنگلستان میں کئی برسوں تک اسمبلیز آف گاڈ کے جنرل سُپر وائزر اَور دُنیا کے قدیم ترین پنتی کاسٹل بائبل سکول کے بانی جناب ہاورڈ کاٹر (Howard Carter) فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات کبھی نہیں بھُولنی چاہئے کہ غَیر زُبانیں بولنا صِرف رُوحُ القُدس کی معمُوری کا اِبتدائی نِشان ہی نہیں بلکہ یہ ہر اِیماندار کی زِندگی میں عمر بھر جاری رہنے والا ایک رُوحانی اَور مافوق الفطرت تجربہ ہے۔ کِس مقصد کے لِئے؟ خُدا کی بندگی اَور عِبادت میں ہماری اعانت کرنے کے لِئے۔ غَیر زُبانوں کا مَسح ایک بہتی ندی کی مانند ہے جو کبھی سُوکھنی نہیں چاہئے کیونکہ یہ رُوح سے معمُور ہر ایک زِندگی میں رُوحُ القُدس کے بہاؤ کو ہمیشہ جاری رکھتی ہے۔

بیگانہ زُبانوں میں متواتر دُعا اَور تمجید کرنے سے ہمیں رُوحُ القُدس کی باطنی سکونت کا احساس ہمیشہ قائم رکھنے میں خاطر خواہ مدد ملتی ہے۔ اگر مَیں اپنی روزمرہ زِندگی میں رُوحُ القُدس کی باطنی حضُوری کا بِلا ناغہ احساس قائم رکھوں تو اِس کا واضح اَثر میرے طرزِ زِندگی پر ضرُور پڑے گا۔

ایک پادری کی بارہ سالہ بیٹی ایک مرتبہ شدید غُصّے کے عالم میں اپنی ماں کے ساتھ اِنتہائی بدتمیزی اَور حقارت آمیز لہجے میں محوِ گُفتگو تھی۔ قریب سے گُزرتے ہُوئے ایک مبشرِ اِنجیل نے اُس کی آواز سُنی اَور رُک گیا۔ جب اُس لڑکی نے نظریں گھُما کر خُدا کے اُس خادم کو اپنے قریب دیکھا تو اُسے پتہ چل گیا کہ خُدا کے خادم نے اُسے اپنی ماں کو گالیاں سُناتے ہُوئے دیکھ اَور سُن لیا ہے تو بہت شرمندہ ہُوئی اَور پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگی۔ اُس نے خُدا کے خادم سے کہا کہ "مَیں مُعافی چاہتی ہُوں کہ آپ نے مُجھے اِس طرح سے اپنی ماں کو بُرا بھلا کہتے ہُوئے سُنا۔"

اُس مُبشرِ انجیل نے کہا،''میری لاڈو،ایک مُجھ سے بھی بڑی ہَستی ہے جِس نے تُمھیں یہ سب کرتے دیکھا اَور کہتے سُنا ہے۔کیا آپ ایک مسیحی ہو،ہوناں؟''

''جی ہاں''۔''اَور رُوح سے معمُور بھی؟'' خادم نے پوچھا۔''جی بالکل۔''

''تو بیٹا،پھر یاد رکھو کہ رُوحُ القُدس تُمہارے اندر ہے۔اِس وقت تُم نے جو کچھ کہا اَور کِیا ہے وہ سب جانتا ہے۔لیکن اگر تُم توبہ کرو تو خُداوند تُمھیں ضرُور مُعاف کر دے گا۔''پھر اُنہوں نے اِکٹھے دُعا کی۔ اُس لڑکی نے توبہ کی اَور تھوڑی ہی دیر میں غَیر زُبانوں میں خُدا کی تمجید کرنے لگی۔

اِس کے بعد خُدا کے خادم نے اُس سے کہا،''مَیں تُمھیں غُصّہ کو فوری قابُو میں کرنے کا ایک بھید بتاتا ہُوں۔اگر تُم ہر روز غَیر زُبانوں میں دُعا اَور پرستِش کرنا جاری رکھو تو اِس سے تُمیں رُوحُ القُدس کی باطنی حضُوری کا احساس قائم رکھنے میں کافی مدد ملے گی۔اگر تُم یاد رکھو کہ وہ تُمہارے اندر سکُونت کرتا ہے تو پھر تُم دُوبارہ کبھی اِس طرح کِسی کے ساتھ بدسلُوکی سے پیش نہیں آؤ گی۔''

کُچھ سال یُونہی گُزر گئے اَور ایک دِن اُس مُبشرِ انجیل کو دوبارہ اُن کی کلیسیا میں کلام سُنانے کا موقع مِلا تو پادری صاحب کی اُس بیٹی نے آ کر اُنھیں بتایا کہ'' آپ کی اُس دِن کہی گئی ساری باتیں مُجھے لفظ بہ لفظ آج بھی یاد ہیں۔تَب سے مَیں نے بِلاناغہ رُوحُ القُدس میں دُعا اَور پرستِش کرنا جاری رکھا ہُوا ہے اَور مَیں اُس کے بعد دوبارہ کبھی غُصّے میں آپے سے باہر نہیں ہُوئی۔''

بدقسمتی سے ہم سب ایسے کئی لوگوں کو جانتے ہیں جو رُوحُ القُدس سے معمُور ہونے کے باوجُود طیش میں آ کر ایسی ایسی بیہُودہ باتیں کہہ جاتے ہیں جو اُن کے لِئے ہرگز روا نہیں۔اِس کا سبب صِرف یہی ہے

کہ اُنہوں نے آج تک رُوحُ القُدس کی رہنُمائی میں چلنے کا بھید نہیں سیکھا۔ جب ہم اپنی زِندگی میں رُوحُ القُدس کی حضُوری کا احساس نہیں رکھتے تو ہم بڑی آسانی کے ساتھ بھڑک اُٹھتے اَور سب کچھ تہہ و بالا کردینے پر تُل جاتے ہیں۔ اگر ہم بلا ناغہ رُوحُ القُدس کی رفاقت میں چند لمحے گزارنے کے لِئے وقت نکالیں تو اِس سے ہماری روزمرہ زِندگی پر اُس کی باطنی حضُوری کا احساس ہمیشہ قائم رہے گا۔

چوتھی وجہ۔ غیر زُبانوں میں دُعا کرنے کا مطلب ہے خُدا کی کامِل مرضی کے ساتھ ہم آہنگ ہوکر دُعا کرنا

رومیوں ۸: ۲۶۔ ۲۷

''اِسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیونکہ جِس طَور سے ہم کو دُعا کرنا چاہئے ہم نہیں جانتے مگر رُوح خُود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شِفاعت کرتا ہے جِن کا بیان نہیں ہوسکتا۔ اَور دِلوں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ رُوح کی کیا نِیّت ہے کیونکہ وہ خُدا کی مرضی کے موافق مُقدسوں کی شِفاعت کرتا ہے۔''

غیر زُبانیں بولنے سے ہماری دُعائیں خُودغرضی سے پاک ہوجاتی ہیں۔ جب کوئی شخص اپنی سوچ اَور خیال کے مُطابق دُعا کرتا ہے تو اُس میں خُودساختہ اَور کِتابِ مُقدس کے منافی باتوں کے شامِل ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ وہ باتیں خُودغرضی پر مُشتمل بھی ہوسکتی ہیں۔ کئی مرتبہ ہماری دُعائیں اُس بُوڑھے کِسان جیسی ہوتی ہیں جِس نے خُدا سے دُعا کرتے ہُوئے کہا تھا کہ ''خُدایا مُجھے، میری بیوی، میرے بیٹے جان اَور اُس کی بیوی، ہم چاروں کو برکت دے اَور بس۔''

کِتابِ مُقدس کے مذکورہ بالا اِقتباس میں پولُس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہمیں سِرے سے دُعا کرنا

ہی نہیں آتی کیونکہ دُعا کرنا تو ہمیں خُوب آتی ہے۔ہم باپ سے خُداوند یِسُوع مسیح کے نام میں دُعا مانگتے ہیں اَور یہی دُعا مانگنے کا دُرست طریقہ بھی ہے۔مگر صِرف دُعا کرنے کا طریقہ آنے کا مطلب یہ نہیں کہ مُجھے یہ بھی معلُوم ہے کہ مُجھے کِس طرح دُعا کرنی چاہیئے۔پولُس نے رسُول نے فرمایا، ''۔۔۔۔جِس طور سے ہم کو دُعا کرنی چاہیئے ہم نہیں جانتے مگر رُوح خُود ایسی آہیں بھر بھر کر ہمارے لِئے شِفاعت کرتا ہے جِن کا بیان نہیں ہو سکتا۔''

یُونانی زُبان کے ایک مایہ ناز عالِم اَور ماہر جناب پی۔سی۔نیلسن بتاتے ہیں کہ اصل یُونانی متن کے مُطابق یہاں لِکھا ہے کہ ''رُوحُ القُدس خُود ایسی آہیں بھر بھر کر ہمارے لِئے شِفاعت کرتا ہے جنہیں عام فصیح زُبان میں بیان نہیں کِیا جا سکتا۔'' عام فصیح زُبان کا مطلب ہے ہماری روزمرہ گُفتگو کی بولی۔ مزید اُنہوں یہ بھی بتایا کہ کِس طرح اصل یُونانی متن میں ہمارے لبوں سے جاری ہونے والی رُوحُ القُدس کی آہوں پر زور دینے کے ساتھ ساتھ غَیر زُبانوں میں دُعا کرنے کی طرف بھی اِشارہ کِیا گیا ہے۔یہ بات پولُس رسُول کے اُن الفاظ کے ساتھ بھی مُتفق نظر آتی ہے جو اکرنتھیوں ۱۴:۱۴ میں کُچھ یُوں درجہ ہیں کہ ''اگر مَیں کِسی بیگانہ زُبان میں دُعا کروں تو میری رُوح دُعا کرتی ہے۔۔۔'' یا جیسے ایمپلیفائیڈ ترجمے میں یُوں آیا ہے کہ ''میری رُوح (میرے اندر سکونت کرنے والے رُوحُ القُدس کے وسیلہ سے) دُعا کرتی ہے۔'' جب آپ غَیر زُبانوں میں دُعا کرتے ہیں تو یہ آپ کی رُوح ہوتی ہے جو رُوحُ القُدس کے وسیلہ سے دُعا کرتی ہے۔رُوحُ القُدس آپ کے اندر سکونت کرتا ہے وہی آپ کو غَیر زُبانیں بولنے کی قوت عطا کرتا ہے جِسے آپ اپنی رُوح کی طرف سے بولتے ہیں۔بولنے والے آپ ہیں مگر بولنے کی قوت دینے والا رُوحُ القُدس ہے۔اِس طریقے سے رُوحُ القُدس آپ کی مدد کرتا ہے تاکہ آپ اُن

چیزوں کے لِئے دُعا مانگیں جو خُدا کی مرضی کے عین مُطابق ہیں۔

یہ کام رُوحُ القُدس ہمارے بغیر انجام نہیں دے سکتا۔ یہ آہیں ہمارے اندر سے اُٹھتی ہیں اَور ہمارے لبوں سے ادا ہوتی ہیں۔ رُوحُ القُدس اپنے طور پر ہمارے لِئے دُعا نہیں کرے گا۔ اُسے ایک مددگار اَور شِفاعتی کے طور پر ہمارے اندر سکونت کرنے کے لِئے بھیجا گیا ہے۔ ہماری دُعائیہ زِندگیوں کی ذمہ داری اُس پر عائد نہیں ہوتی بلکہ اُسے فقط ہماری دُعائیہ زِندگی میں مدد فراہم کرنے کے لِئے بھیجا گیا ہے۔

غِیر زُبانوں میں دُعا کرنے کا مطلب ہے رُوحُ القُدس سے حاصل کردہ قوت سے دُعا کرنا۔ اِسے رُوحُ القُدس کی رہنمائی میں دُعا کرنا بھی کہا جا سکتا ہے۔ اِس سے ہماری دُعاؤں میں خُودغرضی کا اِمکان اَور عنصر ختم ہو جاتا ہے۔ کئی بار جب لوگوں نے اپنی عقل سے دُعا کی تو اُنہوں نے ایسی چیزیں حاصل کیں جو درحقیقت خُدا کی مرضی میں شامِل نہیں تھیں اَور نہ ہی بہتر تھیں۔ لیکن اگر خُدا کے لوگ اُنھیں ہر صُورت حاصل کرنے کے لِئے اِصرار کرتے رہیں خواہ اُن کیلئے کِسی صُورت فائدہ مند نہ ہوں اَور نہ ہی خُدا کی کامِل مرضی میں شامِل ہوں تو بھی اُنھیں وہ چیزیں عنایت کر دیتا ہے۔ خُدا نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بادشاہ اِسرائیلیوں پر حُکمرانی کرے مگر وہ اِصرار کرتے رہے کہ ہمارا بھی بادشاہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ خُدا نے بادِلِ نخواستہ اُنھیں اجازت دے دی۔ مگر یہ اُس کی کامِل مرضی نہیں تھی۔

پانچویں وجہ۔ غِیر زُبانوں میں دُعا کرنے سے اِیمان مُتحرک ہوتا ہے

یہُوداہ ۲۰ آیت

''مگر تُم اَے پیارو! اپنے پاکترین اِیمان میں اپنی ترقّی کر کے اَور رُوحُ القُدس میں دُعا کر کے۔

اپنے آپ کو خُدا کی محبت میں قائم رکھو۔۔۔‘‘

غیر زُبانوں میں دُعا کرنے سے ہمارے اِیمان کو تحریک مِلتی ہے اَور خُدا پر مکمل طور پر بھروسہ کرنا سیکھنے میں مدد مِلتی ہے۔ جو الفاظ مَیں بولتا ہوں اگر وہ مافوق الفطرت طور پر رُوح القُدس کی ہدایت سے ہیں تو غیر زُبان میں بولنے کے ساتھ اِیمان کو عمل لایا جانا چاہیئے۔ کیونکہ مَیں نہیں جانتا کہ اگلا لفظ کیا ہوگا، اِس کے لِئے مَیں خُدا پر بھروسہ کرتا ہوں۔ اَور ایک جُملے کے لِئے خُدا پر بھروسہ کرنا اگلے جُملے کے لِئے اُس پر بھروسہ کرنے میں مدد کریگا۔

ایک نوجوان بپٹسٹ خادم کے طور پر مَیں ایک کمیونٹی چرچ کی پاسبانی کرتا تھا اَور ایک میتھوڈسٹ جوڑے کے ہاں رہائش اِختیار کر رکھی تھی۔ خاتُونِ خانہ بہُت ہی مِلنسار اَور نیک عورت تھی جو خُداوند سے بہت پیار کرتی تھی۔ مگر اُسے معدے کے اَلسر کا مرض لاحق تھا۔ جِس کے بارے میں ڈاکٹروں کو خدشہ تھا کہ یہ بڑھتے بڑھتے کینسر کی شکل اِختیار کر سکتا ہے۔ اُس کا شوہر اچھے خاصے پیسے کماتا تھا، مگر وہ اپنی ساری جمع پُونجی اپنی بیوی کے عِلاج معالجہ پر خرچ کر چُکا تھا۔ مُجھے معلُوم تھا کہ خُدا اُسے معجزانہ طور پر شفا دے سکتا ہے۔ مگر مَیں کِسی بھی طرح سے اُس خاتُون کے اِیمان کو اِس درجے تک لانے میں کامیاب نہیں ہو پا رہا تھا۔ وہ صِرف دُودھ اَور نرم غذائیں کھا سکتی تھی اَور اُس کے لِئے اِنھیں ہضم کرنا دشوار تھا۔ ایک دِن عجیب کام ہُوا! وہ رُوح القُدس سے معمُور ہوگئی۔ جب مَیں اُس کے کمرے میں داخل ہُوا تو اُسے وہ غذائیں کھاتے ہُوئے دیکھ کر دنگ رہ گیا جِسے وہ ایک طویل عرصے سے کھا نہیں سکتی تھی۔ اُس نے مُجھے بتایا کہ ’’مُجھے صِرف غیر زُبانوں کے ساتھ رُوح القُدس کی معمُوری ہی نہیں بلکہ شفا بھی مِل گئی ہے۔ مَیں اَب بالکل ٹھیک ہُوں۔‘‘ اَور یہ واقعی سچ تھا۔

مَیں نے ایسے معجزات کئی بار رُونما ہوتے دیکھے ہیں۔ اِن سب باتوں کا آپس میں کیا ربط ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ رُوحُ القُدس کے بپتسمے سے ہمیں شفا نہیں ملتی ۔مگر جب ہم غیر زُبانوں میں دُعا کرتے ہیں تو اِس سے خُدا پر ہمارا اِیمان مزید بڑھ جاتا ہے۔غیر زُبانیں بولنے سے وہ اِیمان مُتحرک ہوتا ہے جِس سے انجام کار شفا جیسے معجزات جاری ہوتے ہیں۔

چھٹی وجہ۔غیر زُبانیں بولنا، دُنیاوی آلُودگی سے پاک رہنے کا ایک عُمدہ ذریعہ ہے

۱کرنتھیوں ۱۴:۲۸

''اَور اگر کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو بیگانہ زُبان بولنے والا کلیسیا میں چُپکا رہے اَور اپنے دِل سے اَور خُدا سے باتیں کرے۔''

چھٹی وجہ کہ کیوں ہر مسیحی کو غیر زُبانیں بولنی چاہئیں یہ ہے کہ غیر زُبانیں ہر طرح کی دُنیاوی، غیر الٰہی اَور اِخلاقی آلُودگی جیسے کہ جائے مُلازمت یا عوامی مقامات پر بیہُودہ گوئی کرنا یا سُننا وغیرہ، سے پاک رکھنے کا موئثر ذریعہ ہے۔

کِتابِ مُقدس کی مذکورہ بالا آیت کے الفاظ پر غور کیجئے جہاں لِکھا ہے کہ ہم بیگانہ زُبان کی مدد سے خُود اپنے دِل سے ہمکلام ہو سکتے ہیں۔ پولُس رسُول نے فرمایا تھا کہ کلیسیائی عِبادت میں،''اگر بیگانہ زُبان میں باتیں کرنا ہو تو دو دو یا زیادہ سے زیادہ تین تین شخص باری باری بولیں اَور ایک شخص ترجمہ کرے۔اَور اگر کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو تو بیگانہ زُبان بولنے والا کلیسیا میں چُپکا رہے اَور اپنے دِل سے اَور خُدا سے باتیں کرے'' (۱کرنتھیوں ۱۴:۲۷۔۲۸)۔

اگر ہم کلیسیائی عِبادت میں اپنے دِل سے اَور خُدا سے باتیں کر سکتے ہیں تو پھر اپنے کام کاج کے

دَوران بھی ضرُور ہی کر سکتے ہیں۔ اِس سے کِسی کے کام میں خلل نہیں پڑے گا۔ مثال کے طور پر، حجام کی دُکان پر جہاں آدمی ایک دُوسرے کو بیہُودہ چُٹکلے سُنا رہے ہوتے ہیں، مَیں ایک کونے میں بیٹھ کر غیر زُبانوں میں اپنے دِل سے اَور خُدا سے باتیں کررہا ہوتا ہُوں۔ ریل گاڑی، بس یا ہوائی جہاز میں الغرض ہر جگہ ہم غیر زُبانوں کے ذریعے اپنے دِل سے اَور خُدا سے باتیں کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنی نوکری پر بھی ہم اپنے دِل سے اَور خُدا سے باتیں کر سکتے ہیں۔ غیر زبانوں میں اپنے دِل سے اَور خُدا سے باتیں کرنے کے ذریعہ سے آپ اِرد گرد کی آلُودگی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

ساتویں وجہ۔ غیر زُبانوں میں دُعا کرنے سے ہم انجان چیزوں کے لِئے بھی دُعا کر سکتے ہیں

غیر زُبانوں کی دُعا ہمیں اُن چیزوں کے لِئے بھی دُعا کرنے کا راستہ فراہم کرتی ہے جو دُعا کے دوران کِسی کے ذہن میں نہیں آتیں یا جِن سے کوئی آگاہ نہیں۔ ہم پہلے ہی جانتے ہیں کہ رُوحُ القُدس اُن چیزوں کے لِئے دُعا کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے جِنہیں ہم نہیں جانتے کہ اُن کے لِئے کیسے دُعا کریں۔ مگر غیر زُبانوں کے ذریعہ سے رُوحُ القُدس جو ہر چیز سے خُوب واقف ہے، ہمارے وسیلہ سے اُن چیزوں کے لِئے بھی شَفاعت کرتا ہے جو ہماری عقلوں سے ماورا اَور پرے ہیں۔

ایک انگریز مِشنری جو اَفریقہ میں خدمت انجام دے رہا تھا، چُھٹی پر گھر آیا تو اُسے ایک کانفرنس میں کلام سُنانے کے لِئے مدعُو کِیا گیا۔ کلام سُناتے ہُوئے ایک خاتُون نے مِشنری خادم سے پُوچھا کہ کیا آپ باقاعدگی سے ڈائری لِکھتے ہیں؟ مِشنری خادم نے کہا جی ہاں مَیں لِکھتا ہوں۔ جِس پر اُس خاتُون نے بتانا شروع کِیا کہ ''لگ بھگ دو سال قبل مُجھے خُداوند نے آدھی رات کے وقت جگایا کہ اُٹھ اَور دُعا کر۔ مَیں اپنے بستر سے اُتری اَور اِس سے پہلے کہ مَیں زمین پر گُھٹنوں کے بَل خُداوند کی

حضوری میں جُھکتی میرے ہونٹوں سے غَیر زُبان میں دُعا جاری ہوگئی۔ مَیں نے تقریباً ایک گھنٹہ غَیر زُبان میں دُعا کی اَور پُوری دُعا کے دَوران مُجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے مَیں کوئی کُشتی لڑ رہی ہُوں۔ جب مَیں نے دُعا ختم کی تو خُدا نے مُجھے ایک رویا دِکھائی۔ اُس رویا میں آپ مُجھے گھاس پھوس کے ایک جھونپڑے کے اندر نظر آئے اَور وہ پُورا جھونپڑا مقامی لوگوں سے بھرا ہُوا تھا۔ آپ بہت بیمار تھے۔ پِھر آپکی موت واقع ہوگئی۔ مَیں نے دیکھا کہ مقامی لوگوں نے آپ کو ایک سفید کفن میں لِپیٹا اَور بڑے ماتم کناں انداز میں آپ کو اُس جھونپڑے سے باہر لے آئے۔ مگر اگلے ہی لمحے آپ کے جِسم نے جُنبش کی اَور آپ یکدم اُٹھ کر بیٹھ گئے اَور سب لوگ خُوشی کے مارے جُھومنے لگے۔''

مِشنری خادم نے اُس خاتُون سے کہا کہ اگر آپ بھی ڈائری لکھتی ہیں تو برائے مہربانی اپنی ڈائری آج شام کی عِبادت میں اپنے ساتھ لائیے گا۔ دونوں نے جب اپنی اپنی ڈائری کا موازنہ کِیا تو اِنگلینڈ اَور اَفریقہ کے وقت کا فرق نکالنے کے بعد اُنہوں نے دیکھا کہ یہ عین وہی وقت تھا جب خُدا کا وہ مِشنری خادم واقعی اَفریقہ میں مہلک بُخار کی وجہ سے شدید علیل تھا۔ اُس کا ساتھی کہیں دُوسرے عِلاقے میں گیا ہُوا تھا جیسے اُس بہن نے رویا میں دیکھا تھا کہ مِشنری صاحِب کا اِنتقال ہو جاتا ہے اَور مقامی لوگ اُنھیں سفید کفن میں لپیٹ کر دفنانے کے لِئے لے جاتے ہیں مگر اچانک وہ خادم اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اَور اُس کا سارا بُخار بھی اُتر جاتا ہے! یہ سب خُدا کے رُوح کے کمال ہیں!

۱۹۵۶ء میں جب مَیں اپنی اہلیہ کے ہمراہ کیلیفورنیا میں تھا تو مُجھے بھی رات کے وقت رُوح القُدس نے اچانک جگا دیا۔ مُجھے ایسے جیسے کِسی نے اپنے ہاتھ سے ہلایا ہو۔ مَیں ہڑبڑا کر اُٹھ گیا اَور میرا دِل نہایت تیزی سے دَھک دَھک کرنے لگا۔ مَیں چِلایا، ''خُداوند، یہ کیا مُعاملہ ہے؟

مَیں جانتا ہوں کہ یہاں کُچھ گڑ بڑ ہے۔مَیں رُوحُ القُدس تُو میرے اندر سکونت کرتا ہے اَور تُو سب کچھ جانتا ہے۔تُو ہر جگہ موجُود ہے اَور میرے اندر بھی رہتا ہے۔ یہاں جو بھی مسئلہ ہے مُجھے اُس کے خلاف دُعا کرنے کی طاقت عطا فرما۔''

پِھر مَیں نے ایک گھنٹہ بیگانہ زُبان میں دُعا کی اَور پھر میرا دِل خُوشی سے بھر گیا اَور مَیں نے غَیر زُبانوں میں گیت گانا شروع کر دیا۔(اِس طرح دُعا کرتے ہُوئے ہمیشہ اپنی دُعا کو اُس وقت تک جاری رکھیں جب تک آپ کا دِل شادمانی اَور پرستش سے بھر نہ جائے۔اِس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ جِس بھی مسئلہ کے لِئے دُعا کر رہے تھے وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔) مُجھے معلُوم ہو گیا کہ مَیں جِس بھی مقصد کے لِئے دُعا کر رہا تھا وہ پُورا ہو چُکا ہے۔مُجھے جواب مِل گیا تھا اِس لِئے مَیں دوبارہ سو گیا۔

مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سب سے چھوٹا بھائی جو امریکی ریاست لوئیزیانا میں رہتا تھا، اِنتہائی سخت بیمار ہے۔مَیں نے دیکھا کہ اُسے ایک تیز رفتار ایمبولینس میں سوار کر کے ہسپتال لے جایا جا رہا ہے۔خواب میں، مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ مَیں ہسپتال کے برآمدے میں کھڑے ہو کر کھڑکی سے اپنے بھائی کو دیکھ رہا ہوں۔اُس کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔پِھر ایک ڈاکٹر اُس دروازے سے باہر آیا، اپنے پیچھے دروازہ بند کِیا، میرے ساتھ ہاتھ مِلایا اَور کہا، ''مُجھے افسوس ہے کہ آپ کا بھائی مر چُکا ہے۔''

مَیں نے کہا، ''نہیں ڈاکٹر صاحِب ، وہ نہیں مرا۔'' ''تُم کہنا کیا چاہتے ہو کہ وہ نہیں مرا؟''

''خُداوند نے مجھے بتا دیا تھا کہ وہ جیتا رہے گا اَور مرے گا نہیں۔''

یہ سُن کر ڈاکٹر غُصّے میں آ گیا اَور اُس نے کہا، ''میرے ساتھ آؤ اَور مَیں تُمہیں دِکھاؤں کہ وہ اَب مر چُکا ہے۔مَیں نے آج تک بہت سے مریضوں کی موت کا اعلان کِیا ہے اَور جب کِسی کی جان نکل

جاتی ہے تو مُجھے فوراً پتہ چل جاتا ہے۔" اُس نے مُجھے بازُو سے پکڑا اَور بھائی کے کمرے میں لے گیا۔ وہ بستر کے پاس گیا اَور بڑے زور سے پکڑ کر بھائی کے چہرے پر سے چادر ہٹا دی۔ جُونہی اُس نے چادر ہٹائی، میرے بھائی کی آنکھیں کُھل گئیں۔ ڈاکٹر نے دیکھا کہ اُس کی سانسیں بھی چل رہی تھیں۔ ڈاکٹر نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ "جو آپ جانتے تھے وہ مَیں نہیں جانتا تھا۔ آپ کا بھائی زندہ ہے، ہے نا؟" مَیں نے اپنے خواب میں ہی دیکھا کہ میرا بھائی اُٹھ کر بیٹھ گیا اَور بستر سے بھی نیچے اُتر آیا۔ اَور یہی وہ مُعاملہ تھا جِس کے لِئے خُدا کے رُوح نے مُجھ سے اِتنی دیر رُوح میں دُعا کرائی تھی۔

تین مہینے بعد ہم اپنے گھر ٹیکساس آئے۔ میرا بھائی مُجھے مِلنے آیا اَور کہنے لگا، "بھائی جان، جب آپ گئے ہُوئے تھے، مَیں تو تقریباً مر ہی گیا تھا۔" مَیں نے اُسے بتایا کہ مَیں جانتا ہوں کہ جب تُم لوئیزیانا کے ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہُوئے تھے تو رات کے وقت تُمہیں دِل کا دورہ پڑا تھا جِس پر تُمہیں فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ وہ یہ سُن کر بہت حیران ہُوا اَور اُسے لگا کہ شاید اِس کے بارے مُجھے کِسی نے بتایا ہے۔ مَیں نے اُسے دُعا کے لِئے اپنے بوجھ اَور اُس کے بعد خواب کے بارے بتایا۔ مگر یہ سارا واقعہ خُدا نے مُجھ پر ظاہر کِیا تھا۔ پِھر مَیں نے اُسے بتایا کہ کِس طرح رُوح القُدس نے رات کے پہروں میں مُجھے جگایا اَور کافی دیر تک مُجھ سے رُوح میں دُعا کرائی۔ پِھر جب مَیں بستر پر دراز ہُوا تو مُجھے تُمہارے موت کے مُنہ سے بچائے جانے اَور بحال کِئے جانے کا خواب آیا۔ اُس نے بتایا کہ "جی ہاں بالکل ایسے ہی ہُوا تھا۔ ہسپتال کے ڈاکٹروں نے مُجھے بتایا کہ تقریباً ۴۰ مِنٹ تک میرا جِسم بالکل ساکت رہا جِس پر وہ سب یہی سمجھتے رہے کہ مَیں وفات پا چُکا ہُوں۔"

رُوح میں دُعا کرنا ایک ایسا ذریعہ فراہم کرتا ہے کہ کِن چیزوں کے لِئے کی دُعا جائے، جِن بارے

ہم عام فطرتی طریقے سے نہیں جان سکتے۔ مگر رُوحُ القُدس سب کچھ جانتا ہے۔

آٹھویں وجہ۔ غیر زُبانوں میں دُعا کرنا رُوحانی تازگی بخشتا ہے

یسعیاہ ۲۸: ۱۱۔۱۲

''لیکن وہ بے گانہ لبوں اَور اَجنبی زُبان سے اِن لوگوں سے کلام کرے گا۔ جِن کو اُس نے فرمایا یہ آرام ہے۔ تُم تھکے ماندوں کو آرام دو اَور یہ تازگی ہے پر وہ شنوا نہ ہُوئے۔''

آرام اَور تازگی کیا ہے؟ جس کا حوالہ مذکورہ آیات میں دیا گیا ہے۔ غیر زبانیں بولنا! بعض اوقات ڈاکٹر بھی آپ کو علاج کے لِئے آرام کا مشورہ دیتا ہے۔ مگر مَیں دُنیا کے بہترین آرام کے بارے جانتا ہُوں۔ جیسے آپ اکثر چُھٹیاں لے کر گھر آتے ہیں تاکہ کام پر واپس جانے پہلے آرام کریں۔ کیا یہ اچھا نہیں کہ ہم اِس ''علاج بذریعہ آرام'' ہر روز لے سکتے ہیں؟ یہ آرام ہے۔۔۔ یہ تازگی ہے۔'' آج اِس نفسا نفسی، ہلچل اَور فکرمندی کے دَور میں ہمیں اِس رُوحانی آرام اَور تازگی کی بہت زیادہ ضرُورت ہے۔

نویں وجہ۔ غیر زُبانیں شُکرگزاری پیدا کرتی ہیں

ا کرنتھیوں ۱۴: ۱۵۔۱۷

''پس کیا کرنا چاہئے؟ مَیں رُوح سے دُعا کرُوں گا اَور عقل سے بھی دُعا کرُوں گا۔ رُوح سے بھی گاؤنگا اَور عقل سے بھی گاؤنگا۔ ورنہ اگر تُو رُوح ہی سے حمد کریگا تو ناواقف آدمی تیری شُکرگزاری پر آمین کیوں کر کہے گا؟ اِس لِئے کہ وہ نہیں جانتا کہ تُو کیا کہتا ہے۔ تُو تو بیشک اچھی طرح سے شُکر کرتا ہے مگر دُوسرے کی ترقی نہیں ہوتی۔''

اِس حوالے میں پولُس رسُول نے آیت ۱۶ میں جِس ''ناواقف آدمی'' کی طرف اَشارہ کِیا ہے اُس سے مُراد وہ شخص ہے جو رُوحانی باتوں سے ناواقف ہے۔ اگر آپ مُجھے اپنے گھر میں عشایئے پر مدعُو کریں اَور کہیں ''ازراہِ کرم کھانے کی شُکر گزاری کے لِئے دُعا کیجئے'' تو اگر مَیں وہاں غیر زُبان میں دُعا کرنا شروع کر دُوں تو اُسے کیا خبر کہ مَیں نے کیا کہا ہے۔ اِس سے اُس کی ترقی نہیں ہوگی۔ ایسے مُعاملے کی طرف اِشارہ کرتے ہُوئے پولُس رسُول نے فرمایا تھا کہ ہمیں عقل سے بھی دُعا کرنی چاہیئے۔ اگر مَیں بیگانہ زُبان میں دُعا کرنا چاہوں تو پھِر لازم ہے کہ ایسی صُورت میں ترجمہ بھی کرُوں یا ترجمے کی نعمت کا حامل شخص میری دُعا کا ترجمہ بھی کرتا جائے تاکہ سُننے والے کو بخُوبی سمجھ آجائے کہ مَیں دُعا میں کیا کہہ رہا ہُوں۔

لیکن غور کیجئے کہ پولُس رسُول نے یہاں فرمایا ہے کہ بیگانہ زُبانوں میں بہترین شُکر گزاری ہوتی ہے کیونکہ لِکھا ہے کہ ''تُو تو بیشک اچھی طرح سے شُکر کرتا ہے۔۔۔۔'' (آیت ۱۷)۔ لِہٰذا، پولُس کے مُطابق ہمیں چاہیئے کہ ناواقف یعنی غیر زُبانوں سے نابلد شخص کے سامنے عقل سے دُعا کرنے کو ترجیح دیں تاکہ اُس کی بھی ترقی ہو اَور اُسے سمجھ آئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

دسویں وجہ۔ غیر زُبانیں بولنے سے آپ اپنی زُبان کو قابُو میں رکھ سکتے ہیں

یعقوب ۳:۸

''مگر زُبان کو کوئی آدمی قابُو میں نہیں کر سکتا۔ وہ ایک بَلا ہے جو کبھی رُکتی ہی نہیں۔ زہرِ قاتِل سے بھری ہُوئی ہے۔''

اپنی زُبان کو رُوحُ القُدس کے تابع کر دینے سے ہم فقط اپنی زُبان کو ہی نہیں بلکہ اپنے بدن کے تمام

اَعضا کو خُدا کے تابع کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم اِس سب سے بڑی بَلا کو قابُو میں کر سکتے ہیں تو پِھر کِسی بھی عُضو کو اِس طرح قابُو کِیا جا سکتا ہے۔

بیگانہ زُبانوں کا عوامی پہلُو

آخر میں مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں اگرچہ ہم نے بُنیادی طور پر ہر اِیماندار کی اِنفرادی و نجی زندگی کے حوالے سے غیر زُبانوں کی اہمیت و فضیلت کا احاطہ کرنے کی سعی کی ہے۔ البتہ یہ بھی دُرست ہے کہ غیر زُبانوں کا ایک عوامی پہلُو بھی ہوتا ہے۔

پہلی بات، جب لوگ رُوح القُدس کو حاصل کرتے ہیں وہ سب سے پہلے لوگوں کے سامنے غیر زُبانیں بولنا شروع کرتے ہیں جیسے رُوح اُنھیں بولنے کی طاقت بخشتا ہے۔

دُوسری بات، جب رُوح القُدس سے معمُور لوگوں کی جماعت میں سب لوگ مِل کر غیر زُبانوں میں دُعا کرتے ہیں تو اِس سے کلیسیا کی ترقی ہوتی ہے۔ پولُس رسُول نے واضح طور پر فرمایا تھا کہ جو نبُوت کرتا ہے وہ آدمیوں سے ’’ترقی اَور نصیحت اَور تسلی کی باتیں کہتا ہے‘‘ (۱کرنتھیوں ۱۴:۳)۔ مگر ساتھ یہ بھی کہا کہ ’’اگر بیگانہ زُبانیں بولنے والا کلیسیا کی ترقی کے لِئے ترجمہ نہ کرے تو نبُوت کرنے والا اُس سے بڑا ہے‘‘ (۱کرنتھیوں ۱۴:۵)۔

پولُس رسُول فرماتے ہیں کہ ترجمہ کے ساتھ بیگانہ زُبانیں بولنا نبُوت کے مساوی ہے۔ مثال کے طور پر اگر بیگانہ زُبان بولی جائے اَور ساتھ میں اُس کا عمومی زُبان میں ترجمہ بھی کر دیا جائے تاکہ سُننے والے سب لوگ اُسے سمجھ سکیں تو پِھر نبُوت کرنے والا اُس سے بڑا نہیں۔

مثال کے طور پر، دو اَٹھنیاں مِل کر ایک روپیہ بناتی ہیں۔ تاہم دو اَٹھنیاں ایک روپیہ نہیں کہلاتیں۔

نبُوت ایک روپیہ ہے یعنی دو اَٹھنیوں کے برابر واحد سِکہ ۔فطری طور پر اَٹھنی (غَیر زُبانیں بولنے کی قوت) سے ایک روپیہ (نبُوت) بہتر ہے۔لیکن اگر غَیر زُبانوں کے ساتھ ترجمہ (دُوسری اَٹھنی) بھی مِل جائے تو یہ دونوں مِل کر ایک روپے (نبُوت) کے مساوی ہو جائیں گی۔

یہاں مُجھے کہنے دیجئے کہ نبُوت کرنا مُنادی کرنا نہیں ہے۔اگر نبُوت مُنادی ہوتی تو پھر آپ کو مُنادی کرنے سے پہلے تیاری نہ کرنا پڑتی۔لیکن آپ کو مُنادی سے پہلے مُطالعہ اَور تیاری کرنا پڑتی ہے۔ پوُلس نے فرمایا تھا کہ ''اپنے آپ کو خُدا کے سامنے مقبُول اَور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشِش کر۔۔۔۔جو حق کے کلام کو دُرستی سے کام میں لاتا ہو'' (۲ تیمُتھیس ۲:۱۵)۔ غَیر زُبانیں بولنے یا ترجمہ کرنے کے لِئے آپ کو مُطالعہ کرنے کی ضرُورت نہیں ہے۔آپ کو نبُوت کرنے کے لِئے بھی مُطالعہ کرنے کی ضرُورت نہیں۔ یہ رُوح القُدس کے اِلہام سے آتی ہیں۔ یقیناً ایسا بھی ہوتا ہے کہ مُنادی کے دَوران آپ بعض اَوقات ایسی باتیں بھی بے ساختہ بول جاتے ہیں جِن کے بارے آپ نے کبھی سوچا بھی نہ ہو، یہ ہی اِلہام ہے، اَور یہ اِلہام کا ایک جُزو ہے۔

بیگانہ زُبانیں ترجمہ کے ساتھ مِل کر کلیسیا کی مجموعی ترقی کا باعث بنتی ہیں۔یہی غَیر زُبانیں جب خُدا کے کلام کے ساتھ پُوری طرح ہم آہنگی سے اِستعمال ہوں اَور غَیر زُبانیں ترجمہ کے کے ساتھ بولیں جائیں تو سُننے والے بے اِیمان لوگوں کو خُدا کی حضُوری کی حقیقت کے بارے اَور خُدا کی طرف رجُوع ہونے اَور نجات پانے کے لِئے قائل کرتی ہیں۔

یِسُوع نے فرمایا تھا کہ ''اِیمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔وہ میرے نام سے بدرُوحوں کو نِکالیں گے'' (مرقس ۱۶:۱۷)۔ یہ نجی یا عوامی ہوسکتا ہے۔ ''بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو اچھّے

ہو جائیں گے'' (آیت ۱۸) ۔ یہ نشان بھی نجی یا عوامی ہو سکتا ہے۔ ایک اَور نشان ہے ''نئی نئی زُبانیں بولیں گے'' (آیت ۱۸) ۔ یہ نشان بھی نجی اَور عوامی دونوں طرح سے ظاہر ہو سکتی ہے۔

یقیناً، جب تک کلیسیا میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو، ہمیں عِبادت میں غَیر زُبانوں میں دُعا نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ کِسی کو سمجھ نہیں آئے گی کہ کیا کہا جا رہا ہے جِس سے کِسی کی ترقی نہیں ہوگی۔ کلیسیائی عِبادت میں شخصی طور پر جب تک آپ چاہیں دُعا کریں یہ ٹھیک ہے کیونکہ آپ وہاں اپنی رُوحانی ترقی کے لِئے ہی جاتے ہیں۔ اگر عِبادت کے دَوران سب لوگ اپنے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کر رہے ہیں تو پھر غَیر زُبانوں میں دُعا کرنا مناسب ہے۔ مَیں ہر رات اسٹیج پر کھڑے ہو کر پُوری جماعت کے سامنے اِسی طرح دُعا کرتا ہوں کیونکہ مُدعا یہ ہے کہ اگر جماعت میں زیادہ تر لوگ رُوحُ القُدس سے معمُور ہیں تو سب کے مِل کر بیگانہ زُبانیں بولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن جونہی جماعت دُعا بند کر دیتی ہے تو مَیں بھی اُن کے ساتھ ہی دُعا بند کر دیتا ہوں۔ اگر مَیں اِس کے بعد بھی دُعا جاری رکھوں تو اِس سے جماعت کی کوئی ترقی نہیں ہوتی۔

اِس لِئے ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرُورت ہے کہ اِس بڑی نعمت کو اِنتہائی سلیقے اَور قرینے کے ساتھ بروئے کار لانے کا معقول طریقہ کیا ہے۔

☆☆☆

یِسُوع مسیح کو بطورِ نجات دہندہ قبُول کرنے کے لِئے گُنہگار کی دُعا

پیارے آسمانی باپ،

مَیں یِسُوع کے نام سے تیرے پاس آتا ہُوں۔

تیرا کلام فرماتا ہے کہ ''۔۔۔ جو کوئی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز نِکال نہ دُوں گا'' (یُوحنّا ۶:۳۷)۔

اِس لِئے مَیں جانتا ہُوں کہ تُو مُجھے اپنی حضُوری سے ہرگز نِکال نہ دے گا بلکہ قبُول کرے گا۔

اَور مَیں اِس بات کے لِئے تیرا شُکر ادا کرتا ہُوں۔

تُو نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ ''۔۔۔ اگر تُو اپنی زُبان سے یِسُوع کے خُداوند ہونے کا اِقرار کرے اَور اپنے دِل سے اِیمان لائے کہ خُدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائے گا۔۔۔ کیونکہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا'' (رومیوں ۱۰: ۹، ۱۳)۔

مَیں پُورے دِل سے اِیمان رکھتا ہوں کہ یِسُوع مسیح خُدا کا بیٹا ہے۔

مَیں اِیمان رکھتا ہُوں کہ وہ میری راستبازی کی خاطر مُردوں میں جی اُٹھا۔

اَے باپ! مَیں اُسی یِسُوع کے نام سے تیری پاک حضُوری میں آتا ہُوں اَور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہُوں تاکہ مَیں نجات حاصل کر کے ابدی سزا سے بچ سکوں۔

تیرا کلام فرماتا ہے کہ۔۔۔ کیونکہ راستبازی کے لِئے اِیمان لانا دِل سے ہوتا ہے اَور نجات کے لِئے مُنہ سے اِقرار کِیا جاتا ہے'' (رومیوں ۱۰:۱۰)۔

مَیں پُورے دِل سے اِیمان لاتا اَور اِقرار کرتا ہُوں کہ آج سے یِسُوع میرا خُداوند ہے۔

اب مَیں نجات یافتہ ہُوں!

اَے باپ، تیرا شُکر ہو!

دستخط ------------------------------------

تاریخ------------------------------------

مُصنّف کے بارے

کینتھ ای ہیگن کی خدمت پچاس سے زائد برسوں پر محیط ہے جس کا آغاز اُنہوں نے ۱۷برس کی عُمر سے کِیا۔ جب خُدا نے اُنھیں دِل اَور خُون کے ایک لاعلاج عارضے سے معجزانہ طور پر شفا بخشی تھی۔ آج کینتھ ہیگن منسٹریز کا دائرہ کار پُوری دُنیا میں پھیل چُکا ہے۔ منسٹری ہذا کا ریڈیو پروگرام ''فیتھ سیمینار آف دی ائیر'' امریکہ بھر میں بڑے شوق سے سُنا جاتا ہے اَور ۸۰ سے زائد مما لک میں نشر بھی ہوتا ہے۔ اُن کی دیگر بشارتی خدمات میں مندرجہ ذیل شعبہ جات بھی شامل ہیں:

ایک مُفت ماہانہ میگزین بنام دی ورڈ آف فیتھ، قومی سطح پر آل فیتھس کروسیڈز، رہیما کارسپانڈنس بائبل سکول، رہیما بائبل ٹریننگ سینٹر، رہیما ایلومنائی ایسوسی ایشن، رہیما منسٹریل ایسوسی ایشن اِنٹرنیشنل اَور ایک پریزن منسٹری آؤٹ ریچ۔

کینتھ ہیگن منسٹریز